رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے امتیوں پر حقوق

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا چھٹا عنوان

مرتب
مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارلفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے امتیوں پر حقوق
مرتب	:	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	23
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتیوں پر حقوق[1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوۃ والسلام علیك یارسو ل اللہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جس طرح ہم پر احسانات و کرم نوازیاں ہیں اسی طرح ہم پر بھی ان کی محبت کے کچھ تقاضے اور کچھ حقوق ہیں۔

قرآن کریم میں ان حقوق کو رب تعالیٰ نے کچھ یوں ارشاد فرمایا:

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹)﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ (پ26، الفتح: 8، 9)

---

(1)۔۔: یہ بیان ماہنامہ فیضان مدینہ کے مضمون "امتی پر حقوق مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" میں مزید اضافہ کر کے تیار کیا گیا ہے، نیز اضافہ کے لیے مواد سیرت رسولِ عربی سے لیا گیا ہے۔ راشد علی

یہ آیتِ مبارکہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان، مقام و منصب، امّت پر لازم حقوق اور اللہ تعالٰی کی تسبیح و عبادت کے بیان پر مشتمل ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے نبی! ہم نے تمہیں امت کے اعمال پر گواہ، اہلِ ایمان و اطاعت کو خوشخبری دینے اور کافرو نافرمان کو اللہ تعالٰی کی گرفت اور عذاب کا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ تعالٰی اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ تعالٰی کی پاکی بیان کرو۔ (خازن 4/103)

امّت پر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق کے پہلو سے اِس آیت کریمہ کو دیکھا جائے تو اس میں اللہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین حقوق بیان فرمائے ہیں: ایمان، نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر۔ ہم ان تینوں حقوق کو کچھ تفصیل سے بیان کرکے مزید چند حقوق بیان کریں گے تاکہ علم میں اضافہ اور عمل کی توفیق ہو۔

(1) رسول اللہ ﷺ پر ایمان:

محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھنا فرض ہے اور یونہی ہر اس چیز کو تسلیم کرنا بھی لازم و ضروری ہے جو آپ اللہ تعالٰی

کی طرف سے لائے ہیں۔ یہ حق صرف مسلمانوں پر نہیں بلکہ تمام انسانوں پر لازم ہے کیونکہ آپ تمام انسانوں کے لئے رسول ہیں اور آپ کی رحمت تمام جہانوں کے لئے اور آپ کے احسانات تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات پر ہیں ۔جو یہ ایمان نہ رکھے وہ مسلمان نہیں، اگرچہ وہ دیگر تمام انبیاءعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان رکھتاہو۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا فرض ہے۔ آپ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اس کی تصدیق فرض ہے۔ایمان بالرسول کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

وَمَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَعِیۡرًا (۱۳) (فتح، ۲٦)

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لایا پس تحقیق ہم نے کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۱)

اس آیت میں بتا دیا گیاہے کہ جو شخص ایمان ب اللہ اور ایمان بالرسول کا جامع نہ ہو وہ کافر ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واجب ہے۔ آپ کے اَوامر کا

اِمتثال(۲) اور آپ کے نواہی(۳) سے اجتناب لازم ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ (حشر،۷)

اور جو کچھ رسول تم کو دے تم اسے لے لو اور جس سے تم کو منع فرمائے اس سے تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت:

اللہ تعالیٰ نے روزِ میثاق تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصرت و مدد کا عہد لیا تھا اور اب ہمیں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصرت وحمایت کا حکم دیا ہے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تائید و نصرت میں جان، مال، وطن، رشتے دار سب کچھ قربان کر دیا۔ دورانِ جنگ ڈھال بن کر پروانوں کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نثار ہوتے رہے۔ فی زمانہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس کی حفاظت، آپ کی تعلیمات و دین کی بقاء و ترویج کی کوشش اسی نصرت وحمایت میں داخل اور مسلمانوں پر لازم ہے۔

(3)رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر:

ایک انتہائی اہم حق یہ بھی ہے کہ دل وجان، روح وبدن اور ظاہر وباطن ہر اعتبار سے نبیِّ مکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ درجے کی تعظیم و توقیر کی جائے بلکہ آپ سے نسبت و تعلّق رکھنے والی ہر چیز کا ادب و احترام کیا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ملبوسات، نعلین شریفین، مدینہ طیبہ، مسجدِ نبوی، گنبدِ خضریٰ، اہلِ بیت، صحابہ کرام اور ہر وہ جگہ جہاں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے پیارے قدم مبارک لگے، ان سب کی تعظیم کی جائے۔ ادب و تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنی زبان وبدن اور اقوال و افعال میں امورِ تعظیم کو ملحوظ رکھے جیسے نامِ مبارک سنے تو درود پڑھے، سنہری جالیوں کے سامنے ہو تو آنکھیں جھکا لے اور دل کو خیالِ غیر سے پاک رکھے، گنبدِ خضری پر نگاہ اٹھے تو فوراً ہاتھ باندھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اسی ادب و تعظیم کا ایک نہایت اہم تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو اپنے جانی دشمن سے بڑھ کر ناپسند کرے، ایسوں کی صحبت سے بچے، ان کی کتابوں کو ہاتھ نہ لگائے، ان کا کلام و تقریر نہ سنے بلکہ ان کے سائے سے بھی دور بھاگے

اور اگر کسی کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ادنیٰ سی گستاخی کا مرتکب دیکھے تو اگرچہ وہ باپ یا استاد یا پیر یا عالم ہو یا دنیوی وجاہت والا کوئی شخص ،اُسے اپنے دل و دماغ سے ایسے نکال باہر پھینکے جیسے مکھن سے بال اور دودھ سے مکھی کو باہر پھینکا جاتا ہے۔

تعظیم وتوقیرِ نبوی کے حوالے سے اللہ کریم کے مزید فرامین سنیے:

{1} یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۱)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (۲)

{2} یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (۲)

اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور اس سے بات اونچی نہ کہو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کہتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت جاویں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (۳)

{3} اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۳﴾

تحقیق جو لوگ رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کیلئے جانچا ہے ان کیلئے معافی اور بڑا ثواب ہے۔ (۱)

{4} اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾

تحقیق وہ لوگ جو تجھے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (۲)

{5} وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ (حجرات، شروع)

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو ان کی طرف نکلتا تو ان کے واسطے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۳)

سورۂ حجرات کی ان پانچ آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آداب

تعلیم فرمائے ہیں۔

مذکورہ بالا حقوق کے ساتھ ساتھ علماء و محدثین نے اپنی کتب میں دیگر **"حقوقِ مصطفیٰ"** کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، یہاں اختصار کے ساتھ مزید حقوق ملاحظہ ہوں:

(4) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اور سنتوں کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے دین و ایمان کا تقاضا اور حکمِ خداوندی ہے۔ آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور سلف صالحین اپنی زندگی کے ہر قدم پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلنے کو مقدم رکھتے اور اتباعِ نبوی سے ہرگز انحراف نہ کرتے۔ اِس اتباع میں فرض و واجب امور بھی ہیں اور مؤکد و مستحب چیزیں بھی۔ بزرگانِ دین دونوں چیزوں میں ہی کامل اتباع کیا کرتے تھے، اسی لئے کتبِ احادیث و سیرت میں صرف فرائض و واجبات کا بیان ہی نہیں بلکہ سنن و مستحبات اور آداب و معاملات و معاشرت کا بھی پورا پورا بیان ملتا ہے۔

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و سنت کا اقتداء و

اتباع واجب ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۱) (آل عمران،ع۴)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (۲۱) ؕ (احزاب،ع۳)

بیشک تمہارے واسطے رسول اللہ میں اچھی پیروی تھی اس شخص کے لئے جو ثواب خدا اور روز آخر کی توقع رکھتا تھا اور جس نے اللہ کو بہت یاد کیا۔ (۲)

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (احزاب،ع۱)

نبی مومنوں کیلئے ان کی جانوں سے سزاوار تر ہیں اور اَزواجِ پیغمبر اُن کی مائیں ہیں۔ (۳)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ دین و دنیا کے ہر امر میں آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مومنوں کو اپنی جانوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی امر کی طرف بلائیں اور ان کے نفوس کسی دوسرے امر کی طرف بلائیں تو حضور کی فرمانبرداری لازم ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس امر کی طرف بلاتے ہیں اس میں ان کی نجات ہے اور ان کے نفوس جس امر کی طرف بلاتے ہیں اس میں ان کی تباہی ہے اس لئے واجب ہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مومنوں کو اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہوں وہ اپنی جانیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فدا کر دیں اور جس چیز کی طرف آپ بلائیں اس کا اتباع کریں۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تُستَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں: ”جو شخص یہ نہ سمجھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی میری جان کے مالک ہیں اور یہ نہ سمجھا کہ تمام حالات میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولایت (حکم و تصرف) نافذ ہے اس نے کسی حال میں آپ کی سنت کی حلاوت نہیں چکھی کیونکہ آپ اَولٰی بالمومنین ہیں۔“

ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور سرورِ اَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِتباع کیسے بے چون وچرا[1] کیا کرتے تھے۔

{1} حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف کس دن ہوئی۔[2] اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آرزو تھی کہ کفن ویوم وفات میں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موافقت نصیب ہو۔[3] حیات میں تو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتباع تھا ہی وہ ممات میں بھی آپ ہی کا اتباع چاہتے تھے۔ اللہ! اللہ! یہ شوقِ اتباع! کیوں نہ ہو! صدیق اکبر تھے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

{2} حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جس امر پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عمل کیا کرتے تھے میں اسے کیے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اگر میں آپ کے حال سے کسی امر کو چھوڑدوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں سنت سے منحرف[4] ہو جاؤں گا۔[5]

{3} حضرت اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور (اس کی طرف نگاہ کرکے) فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری، کتاب المناسک)[۲]

(5) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی حق ہے کہ آپ کا ہر حکم مان کر اس کے مطابق عمل کیا جائے، جس بات کا حکم ہو اسے بجائے لائیں، جس چیز کا فیصلہ فرمائیں اسے قبول کریں اور جس چیز سے روکیں اُس سے رُکا جائے۔

اطاعتِ حضور سرورِ عالَم کا قرآن کریم میں کئی مقامات پر فرمایا گیا، چنانچہ

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ(۳۲)

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۳۲)

اور اللہ و رسول کے فرمان بردار رہو اس اُمید پر کہ تم رحم کیے جاؤ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۵۹)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (۹۲)

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ

تَسۡمَعُوۡنَ ﴿ۚ۲۰﴾

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اسے نہ پھرو

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۵۴﴾

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اُس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول کی فرمان برداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا

(6)رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت:

امّتی پر حق ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا و مولا، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت روحِ ایمان، جانِ ایمان اور اصلِ ایمان ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:

قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ وَ اِخۡوَانُکُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ وَ عَشِیۡرَتُکُمۡ وَ عَشِیۡرَتُکُمۡ وَ اَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَ تِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَهَا وَ مَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۴﴾ (توبہ، ۲۴)

کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا قبیلہ و کنبہ اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جو تم پسند رکھتے ہو تمہارے نزدیک اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں جہاد سے زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (۲)

اس آیت سے ثابت ہے کہ ہر مسلمان پر اللہ اور رسول کی محبت واجب ہے کیونکہ اس میں بتا دیا گیا ہے کہ تم کو اللہ اور رسول کی محبت کا دعویٰ ہے اس لئے کہ تم ایمان لائے ہو پس اگر تم غیر کی محبت کو اللہ اور

رسول کی محبت پر ترجیح دیتے ہو تو تم اپنے دعوے میں صادق نہیں ہو۔ اگر تم اس طرح محبت غیر سے اپنے دعوے کی تکذیب کرتے رہو گے تو خدا کے قہر سے ڈرو۔ آیت کے آخیر حصے سے ظاہر ہے کہ جس کو اللہ ورسول کی محبت نہیں وہ فاسق ہے۔

حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں کی نسبت زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان)[1]

ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور سلف صالحین کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کیسی محبت تھی۔

{1} ایک روز حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ بیشک آپ سوائے میری جان کے جو میرے دو پہلوؤں میں ہے میرے نزدیک ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ہرگز مومن (کامل) نہیں

بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ "یہ سن کر حضرت عمر نے جواب میں عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی بیشک آپ میرے نزدیک میری جان سے جو میرے دو پہلوؤں میں ہے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاٰنَ یَا عُمَر یعنی اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا۔ (صحیح بخاری)[۲]

{2} حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے اپنی تین حالتیں بیان کیں۔ دوسری حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ محبوب اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ جلالت و ہیبت والا نہ تھا۔ میں آپ کی ہیبت کے سبب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ "(صحیح مسلم)[۳]

{3} جنگ احد میں ایک عفیفہ [۴] کے باپ ، بھائی اور شوہر شہید ہو گئے۔ اسے یہ خبر لگی تو کچھ پروانہ کی اور پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب اسے بتا دیا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم بحمد اللہ بخیر ہیں تو بولی کہ مجھے دکھادو! حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھ کر کہنے لگی: کُلُّ مُصِیْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ ۔ تیرے ہوتے ہر ایک مصیبت ہیچ ہے۔ [۳] (سیرت ابن ہشام)

بڑھ کر اُس نے رُخِ اَقدس کو جو دیکھا تو کہا

تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رَنج واَلم

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا

اے شہ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

{4} حضرت عبد الرحمن بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پاؤں سن ہو گیا۔ ان سے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ آپ کے نزدیک جو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کیجئے۔ یہ سن کر آپ نے کہا: یا محمد! [۴] (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) (اور آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا) [۵]

{05} حضرت بلال بن رَباح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی نے کہا: وَا حُزْنَا (ہائے غم) یہ سن کر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا:

وَا طَرَبَاہ غَدًا اَلْقَی الْاَحِبَّةَ محمدا وَحِزْبَه

وارے خوشی! میں کل دوستوں یعنی محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور آپ کے اصحاب سے ملوں گا۔ [۱]

{06} جب ۷ ھ میں قبیلہ اشعریین میں سے حضرت ابو موسیٰ وغیرہ مدینہ شریف کو آئے تو زیارت سے مشرف ہونے سے پہلے پکار پکار کر یوں کہنے لگے: غَدًا نَلْقِی الْاَحِبَّۃَ محمدا وَحِزْبَہ۔ ہم کل دوستوں یعنی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے دوستوں سے ملیں گے۔ (۲)

(7) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر مبارک و نعت:

ہم پر یہ بھی حق ہے کہ سرورِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا، تعریف و توصیف، نعت و منقبت، نشرِ فضائل و کمالات، ذکرِ سیرت و سنن و احوال و خصائل و شمائلِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور بیانِ حسن و جمال کو دل و جان سے پسند بھی کریں اور اِن اذکارِ مبارکہ سے اپنی مجلسوں کو آراستہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کا معمول بھی بنالیں۔ قرآنِ پاک رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و محاسن اور شان و مرتبہ کے ذکر مبارک سے معمور ہے، تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت بیان فرماتے رہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ذکر و نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وظیفۂ زندگی اور حرزِ جان تھا۔ دورِ صحابہ سے آج تک یہ سلسلہ

جاری وساری ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خوش نصیب مداحوں نے نظم ونثر کی صورت میں اتنی نعتیں لکھ دی ہیں کہ اگر انہیں ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ یہ ہزاروں جلدوں پر مشتمل، دنیا کی سب سے ضخیم کتاب ہو گی۔

صرف قرآن پاک کی چند آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ

☆ آپ سے جنگ خدا سے جنگ ہے (بقرہ:278،279)

☆ آپ کی اطاعت خُدا کی اطاعت ہے (النساء:80)

☆ آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے (النساء:14)

☆ آپ کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے (انفال:13)

☆ آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے (النساء: 61)

☆ آپ کی طرف ہجرت خدا کی طرف ہجرت ہے (النساء:100)

☆ آپ پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانے کی طرح ضَروری ہے (النساء:136)

☆ آپ سے مقابلہ خدا سے مقابلہ ہے (مائدہ:33)

☆ آپ سے دوستی خدا سے دوستی ہے (مائدہ:56)

☆آپ سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے(انفال:20)

☆آپ کے بلانے پر حاضِر ہونا خدا کے بلانے پر حاضر ہونا ہے یا بالفاظِ دیگر آپ کا بلاوا خدا کا بلاوا ہے(انفال:24)

☆آپ سے خیانت خدا سے خیانت ہے(انفال:27)

☆آپ کی طرف سے کسی شے سے بَراءَت کا اظہار خدا کی طرف سے بَراءت کا اظہار ہے(توبہ:1)

☆آپ سے معاہدہ خدا سے معاہدہ ہے(توبہ:7)

☆آپ کی محبت خدا کی محبت ہے(توبہ:24)

☆آپ کا کسی شے کو حرام قرار دینا خدا کا حرام قرار دینا ہے(توبہ:29)

☆آپ سے کُفر کرنا خدا سے کفر کرنا ہے(توبہ:54)

☆آپ کی عطا خدا کی عطا ہے اور آپ کا فضل و کرم خدا کا فضل و کرم ہے(توبہ:59)

☆آپ کی رضا خدا کی رضا ہے اور آپ کو راضی کرنا خُدا کو راضی کرنا ہے(توبہ:62)

☆آپ کا کسی کو مال دینا، غنی کرنا خدا کا غنی کرنا ہے(توبہ:74)

☆آپ سے جُھوٹ بولنا خدا کی بارگاہ میں جھوٹ بولنا ہے(توبہ:90)

☆آپ کی خیر خواہی خدا کی خیر خواہی ہے(توبہ:91)

☆آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے(نور:48)

☆آپ کا وعدہ خدا کا وعدہ ہے(احزاب:22)

☆آپ کی رضا چاہنا خدا کی رضا چاہنا ہے(احزاب:29)

☆آپ کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے(احزاب:36)

☆آپ کو ایذا خدا کو ایذا ہے(احزاب:57)

☆آپ پر پیش قدمی خدا پر پیش قدمی ہے(حجرات:1)

☆آپ کی مدد خدا کی مدد ہے۔(حشر:08)

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ" انٹر نیشنل

"ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ" الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
https://wa.me/923126392663

علم بھی پھیلائیں

روزگار بھی پائیں

فاضل علمائے کرام کے لیے مستقبل میں "دینی خدمات اور حلال روزگار" کے مواقع پیدا کرنے کے لیے انتہائی اہم 9 روزہ کورس

آنلائن انسٹیٹیوٹ / اکیڈمی کیسے بنائیں؟

کورس کے اہم نکات

- انسٹیٹیوٹ بنانے کے فوائد اور اہمیت
- دینی خدمت بھی، حلال روزگار بھی
- آنلائن کلاس کامیابی سے پڑھانے کے طریقے
- آنلائن کلاس پڑھانے کے سافٹ ویئرز کا استعمال
- انسٹیٹیوٹ چلانے کے 63 اہم تربیتی پہلو
- اسٹوڈنٹس کو مستقل وابستہ رکھنے کے طریقے
- قرآن، حدیث، فقہ اور سیرت کے کورسز کیسے کروائیں؟
- ایک ہی کورس سے کئی کئی کورسز کیسے بنائیں؟
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز اور ان کا مکمل نصاب اور مواد
- اور اس کے علاوہ بہت کچھ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- کلاس زوم ایپ پر ہوگی۔
- کلاس کی مکمل ریکارڈنگ بھی ملے گی۔
- اختتام پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔
- کلاس ہفتے میں تین دن: جمعہ، ہفتہ، اتوار
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز کا مکمل نصاب ملے گا۔

دورانیہ

13 تا 29 ستمبر 2024ء

- یہ کورس طلبہ کرام کے مطالبہ پر آخری بار کروایا جا رہا ہے۔

داخلہ فیس مکمل رعایت کے ساتھ

پاکستان: صرف 500 روپے

ہندوستان: صرف 300 روپے

یوکے و دیگر: صرف 10 پاؤنڈ

داخلہ کے لیے "آن لائن اکیڈمی" لکھ کر واٹس اپ کریں +92312-6392663